

جہاد افغانستان کا ایک حساس مرحلہ، جنیوا معاہدہ جہاد کو تاراج کر دینے والی ایک خطرناک سازش

اس کے محرکات اور مضمرات کیا تھے؟ کون سے سازشی عناصر نے کیا کردار ادا کیا

پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے مولانا سمیع الحق کا خطاب

جنیوا معاہدہ، جہاد افغانستان کا ایک اہم موڑ تھا۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق زمر جتنے جنیوا معاہدہ کے پس منظر اور پیش منظر میں کیا کیا حوالے دے رہے تھے، کس طرح جہاد افغانستان کو ناکامیوں کی اندھیری کھائیوں میں ڈالاجا رہا تھا؟ اور کس کا کیا کردار تھا؟ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ فرزند جلیل مولانا سمیع الحق نے اپنے والد گرامی کے مشورہ سے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے ۱۸ اپریل ۱۹۸۵ء کو اس موضوع پر مفصل خطاب کیا، جنیوا معاہدہ، اس کے پس منظر میں سازشی کردار، مغربی استعمار کے سازشی عناصر، معاہدہ کے مضمرات، نقصانات، افغان شہداء کے خون کے ساتھ استبداد اور جہاد کو تاراج کر دینے والے تمام محرکات کو آشکار کیا۔ چونکہ مولانا سمیع الحق کا کردار بھی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور دارالعلوم حقانیہ کے روحانی فرزند کا کردار ہے اس لیے ذیل میں ہم آپ کا سینٹ میں اس سلسلہ کا مفصل خطاب نذر کار میں کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

کھویا اور کیا پایا؟ بعد میں ہمیں دیکھنا ہے کہ افغانستان کے مجاہدین کو کیا ملایا گیا نہیں ملایا وہاں امن قائم ہو جائے گا یا نہیں؟ سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان نے بلاوجہ (جس جرم میں شریک نہیں تھا) اس سارے جرم کو اپنی سر پر لے لیا اور اس نے عالمی پلٹ فارم پر اعتراف کیا کہ میں مداخلت کر رہا ہوں جبکہ ہم نے کبھی افغانستان کے مسئلہ میں مداخلت نہیں کی، مداخلت ایک بڑی سہولت ہے کی اور اس نے ظلم و بربریت کا بازار گرم کر دیا، لاکھوں انسانوں کو قتل کیا اور پورے افغانستان کو ایک کھنڈر میں تبدیل کر دیا۔ اور پچاس لاکھ افراد کو وہاں سے اٹھا کر دنیا بھر میں بے یار و مدد گام بھینک دیا۔ اس عظیم جابر اور ظالم قوت نے مداخلت کی اور اس کے نتیجے میں تیس لاکھ افراد پاکستان آئے۔ اور پاکستان نے ایمان کے جذبہ سے، انصار کے جذبہ سے ان کو پناہ دی کہ کوئی اور راستہ ہی نہیں تھا اور روس چھٹا رہا آٹھ سال سے کہ پاکستان مداخلت کر رہا ہے اور دنیا بھر کے اقوام، غیر جانبدارانہ اقوام، اقوام متحدہ، اسلامی تنظیم وہ اس الزام کی تردید کرتی رہیں اور کہتی رہیں کہ مداخلت روس کر رہا ہے، پاکستان کا اس مداخلت میں کوئی ہاتھ نہیں۔ اس معاہدے کا آغاز ہی ان الفاظ سے ہوتا ہے کہ ڈیموکریٹک ری پبلک آف افغانستان اور اسلامی ری پبلک آف پاکستان۔ آخر تک یہ سلسلہ چلا رہا ہے کہ ”عدم مداخلت کے اصول کی پابندی انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور سیاسی اقتصادی ثقافتی اور سماجی نظام کسی قسم کی بیرونی مداخلت دخل اندازی، تخریب دباؤ یا دھمکی کے بغیر آزادی سے طے کرنا چاہیے۔ اور آرٹیکل ۳ اور ۴ کے

جناب چیئرمین! جنیوا معاہدہ پر ممبران اظہار خیال کر رہے ہیں اور مسئلہ ایسا ہے کہ یہ کسی سیاسی اور گروہی بنیادوں پر مبنی نہیں ہے اور ہر ممبر کو حق ہے کہ وہ ملک و ملت کی خیر خواہی اور استحکام کے پیش نظر اس معاملہ پر اظہار خیال کرے خواہ وہ حزب اختلاف سے تعلق رکھتا ہو یا حزب اقتدار سے۔ ملک کی سالمیت کا مسئلہ ان تمام گروہی تقسیموں سے بالاتر ہوتا ہے۔ جنیوا معاہدہ کے لئے ایک طویل جدوجہد اور مشق اور طویل دور جیوا کے مذاکرات پر گذرا اور اس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ بدقسمتی سے جو عظیم مشکل اور بحرانی مسئلہ افغانستان کی شکل میں ہمارے سامنے پیش آیا ہے اس کا کیسے خاتمہ کیا جائے اور جنگ کا کیسے خاتمہ ہو افغانستان میں امن اور سلامتی کیسے پیدا کی جائے اور تیس بیست لاکھ مہاجرین جو انتہائی مصیبتوں میں درہدر پھر رہے ہیں یہ کیسے وہاں واپس چلے جائیں؟ یہ تین چار اصل مقاصد تھے جیوا معاہدہ کے لئے جس کے لئے اتنی طویل جدوجہد پاکستان کے وزراء خارجہ نے بھی کی اور باہر کی طاقتوں نے بھی۔ آج اگر یہ مقصد اس معاہدہ سے حاصل ہوتا ہے تو ہم بلاشبہ اس کی تحسین کریں گے اور اس کا خیر مقدم کریں گے لیکن اگر واقعات کی دنیا میں اور حقائق کی دنیا میں ان چار باتوں میں کوئی بھی مقصد، نہیں حاصل نہیں ہو سکتا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ خواہ مخواہ ایک ایسی محنت کی گئی اور جدوجہد میں اتنا وقت گزارا جس سے پاکستان کو کم از کم کچھ حاصل نہ ہو سکا پاکستان نے مداخلت کے جرم کا اعتراف کیا نہیں پہلے تو پاکستان کے نقطہ نظر سے دیکھنا ہے کہ ہم نے اس معاہدہ سے کیا

ہم نے اس طرح خود یہ اعتراف کر لیا ہے اس جرم کا جس کے ہم مجرم نہیں ہیں۔ گویا ہم اب تک مداخلت کر رہے تھے اور اب مداخلت سے باز آجائیں گے تو پھر امن و امان قائم ہو جائے گا۔

اصل فریق مجاہدین سے وعدہ خلافی کی گئی

دوسری بڑی غلطی اس معاہدے میں یہ ہے کہ ہم اس کے فریق نہیں تھے مجاہدین اصل فریق تھے مجاہدین نے ایک عظیم جنگ لڑی ہے، تاریخ کی بے مثال قربانی دی ہے اور انہوں نے حقیقت میں ہماری جنگ لڑی ہے، اور یہ جہاد اور دفاع پاکستان کا مسئلہ تھا۔ ہم نے مذاکرات کے دوران چار سال سے بار بار یہ اعلانات کئے صدر مملکت نے بھی اور جناب وزیر اعظم صاحب نے بھی اور جناب وزیر خارجہ صاحب نے بھی بار بار یہ اعلانات کئے اور وعدے کئے کہ ہم معاہدے کو آخری شکل تب دیں گے جب مجاہدین کو ہم اعتماد میں لے لیں گے اور مجاہدین کی مرضی اور ان کے اعتماد کے بغیر کسی معاہدے پر آخری دستخط نہیں کریں گے۔ تو کیا ہم ان وعدوں پر پورے اترے اور کیا ہم نے واقعی مجاہدین کو اعتماد میں لے لیا اور ہم نے مجاہدین کی خوشنودی حاصل کر لی حالانکہ وہ بیچ رہے ہیں اور تڑپ رہے ہیں رو رہے ہیں کہ ہماری آٹھ سال کی جنگ اور روس نے ہم پر جو ظلم و ستم کیا تھا، اس سے تو ہم نے نجات حاصل کر لی لیکن یہ جو ہمارے ساتھ ٹریڈی ہوئی ہے اور یہ ظلم ہمارے ساتھ ہوا ہے، یہ روس سے بڑھ کر ہمارے اوپر ایک بڑا حادثہ ہے۔ وہ اللہ کی نصرت سے اب بھی مایوس نہیں ہیں۔ لیکن ہم نے ان وعدوں کو اور عہد و پیمان کو نظر انداز کر دیا کہ ہم مجاہدین کی مرضی کے بغیر ان کو اعتماد میں لے بغیر کسی معاہدے پر دستخط نہیں کریں گے۔

روس اپنے ایجنٹوں کی مدد کرتا رہے گا مگر مجاہدین بے دست و پا کر دیئے گئے

تیسری بات یہ ہے کہ معاہدے کی رو سے کہا گیا ہے کہ امریکہ اور روس دونوں اپنے اپنے حلیفوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ بظاہر خفیہ اور اصل باتیں اور ہونے والے مگر روس کے لئے مدد کا دروازہ تو بالکل کھلا ہوا ہے، اس کی سینکڑوں اور ہزاروں میل سرحدات براہ راست افغانستان کے ساتھ ملی ہوئی ہیں، وہ جس وقت بھی چاہے اپنی کھپتی حکومت کی مدد کر سکتا ہے لیکن افغانستان کے ساتھ امریکہ کی کوئی سرحد نہیں ملتی ہے امریکہ اگر مدد بھی کرے تو کس ذریعہ سے کرے گا؟ یہاں وہ آسمان سے بم بھیج کر افغانستان میں مجاہدین کی مدد کرے گا؟ جبکہ ہمارے ہاتھ پاؤں مکمل باندھ لئے گئے ہیں اور یہاں تک معاہدہ میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی قسم کے دہشت پسندوں کے گردوں توڑ پھوڑ کرنے والوں یا تحریک کاری کرنے والے ایجنٹوں کی ہر قسم کی امداد روکی جائے گی یا انہیں مداخلت نہیں کیا جائے گا یا انہیں دوسرے فریق کے خلاف

بعد اس میں واضح طور پر ہے کہ ”ڈیمو کریٹک ری پبلک آف افغانستان اور اسلامی ری پبلک آف پاکستان کے مابین باہمی تعلیمات کے اصولوں بالخصوص عدم مداخلت پر دو طرفہ سمجھوتہ“ یعنی یہ ہم نے دستخط کر کے ثابت کر دیا کہ واقعی ہم مداخلت کر رہے ہیں۔

اصل قاتل اور جارج روس کو ثالث بنا دیا

اور اصل مجرم اور ظالم جو تھا اس کی حیثیت اس معاہدے میں کیا کر دی گئی اس کو ایک داروغہ بنا دیا گیا اس کو ایک ضامن کی حیثیت دے دی گئی اس کو ایک ثالث کی حیثیت دے دی ہے کیونکہ اسی پیرا گراف میں آگے ہے کہ یونین آف سوویت سوشلسٹ ری پبلک اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی طرف سے بین الاقوامی ضمانتوں کا اعلان۔ معاہدے میں جہاں جیسی روس کا ذکر ہے اس کی حیثیت ایک ضامن کی ہے ضامن ہرگز ایک فریق نہیں ہوتا، ضامن ایک ثالث ہوتا ہے تو وہی قاتل تھا اسی کو منصف ٹھہرا لیا گیا۔ روس تو یہی چاہتا تھا کہ یہ ساری مصیبت پاکستان کی اٹھائی ہوئی ہے اور روس اور افغانستان کے میڈیا میں اس کو افغانستان کی ارد گرد کی صورتحال سے تعبیر کیا جاتا رہا کہ یہ کوئی بین الاقوامی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ افغانستان کے میڈیا میں اس کو افغانستان اور پاکستان دو پڑوسیوں کی جنگ ہے اور امریکہ کی شرارت سے پاکستان بار بار مداخلت کر رہا ہے اور افغانستان کے ارد گرد کی صورتحال بگڑی ہوئی ہے اور روس بالکل ایک تماشائی ہے۔ الغرض ہم نے اس معاہدے پر دستخط کر کے یہ سارا الزام واضح طور پر اپنے سر لے لیا ہے کہ ہم مداخلت کرتے رہے جبکہ آٹھ سال تک ہم نے ظلم کے خلاف مظلوم کی حمایت کی آزادی کے لئے لڑنے والوں کی نصرت کی مگر اب سارے کئے کرائے پر ہم نے اس معاہدے کے ذریعے پانی پھیر دیا۔

جناب چیئرمین۔ یہ معاہدہ کابل اور اسلام آباد کے درمیان نہیں ہونا چاہیے تھا یہ معاہدہ مجاہدین اور روس کے درمیان ہونا چاہیے تھا۔ کابل کی اپنی کوئی حیثیت نہیں وہ تو روس کی کھپتی حکومت تھی اور وہ روس کی حکومت کے کارندے تھے، وہ تو ماسکو کی ایک برانچ تھی اصل تو مجاہدین تھے۔ ہم نے بلاوجہ اسلام آباد کو اس میں ملوث کر دیا کیا اسلام آباد نے مداخلت کی تھی کہ آج اس کو روکا جا رہا ہے۔ معاہدہ میں تو واضح طور پر ایک بھی پیرا ایسا نہیں ہے کہ روس ہرگز مداخلت نہیں کرے گا، حالانکہ اصولی طور پر ہونا یہ چاہیے تھا کہ عدم مداخلت کی ضمانت روس سے لی جاتی۔ تو روس کو تو حق دیدیا گیا کہ اپنی کھپتی حکومت کی ہر طرح کی مدد کر سکتے ہیں یعنی اس کو تو مداخلت کا باقاعدہ تحفظ دیا گیا کہ آپ جب بھی چاہیں، روس جو ہزاروں میل کی سرحدات افغانستان کے ساتھ ہیں بلا روک ٹوک نجیب حکومت کی ہر وقت مدد کر سکتے ہیں یعنی اس کو تو مداخلت کی آزادی ہے اور ہمارے لئے ہر قسم کی مداخلت پر پابندی ہے کیونکہ مداخلت ہم کرتے تھے، حالانکہ ہم مداخلت نہیں کرتے تھے بلکہ مجاہدین اپنی آزادی اور دفاع کی جنگ لڑ رہے تھے تو ہم نے ایک بہت بڑی رسوائی اور بدنامی بین الاقوامی پلیٹ فارم پر مول لی ہے۔ اور

سکتا ہے۔ یہ ۹ مہینے کی مدت اس نے سیاسی ضرورتوں کی پیش نظر ہم سے حاصل کر لی اور ۹ مہینے میں وہ تمام سیاسی مفادات اور تحفظات حاصل کر کے وہاں سے جائے گا۔ مجاہدین چاہتے تو اسے ایک مہینے میں بھی جانے پر مجبور کر سکتے تھے ایک ہفتے میں بھی جانے پر مجبور کر سکتے تھے لیکن آپ نے سب کے ہاتھ باندھ لئے کہ نہیں ۹ مہینے تو بالکل ان کو رہتا ہے خواہ وہ شکست کھا چکے ہوں خواہ وہ ذلیل ہو چکے ہوں، لیکن ۹ مہینے بہر حال انہوں نے اپنے مقاصد اور مفادات کی تکمیل وہاں کرنی ہے۔

عبوری حکومت کی گارنٹی نہیں دی گئی

پھر اصل مسئلہ عبوری حکومت کا ہے تو عبوری حکومت کی بات بھی بالکل غیر واضح اور مبہم ہے عبوری حکومت کے لئے معاہدے میں کوئی یقینی تحفظ نہیں رکھا گیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ کارڈویز صاحب غیر سرکاری جدوجہد کریں گے بات چیت کریں گے ذاتی طور پر وہ عبوری حکومت اور مخلوط حکومت کے قیام کے لئے کوشش جاری رکھیں گے۔ اب اس کی ذاتی حیثیت کیا ہے؟ جب روس، امریکہ افغانستان عبوری حکومت بنانے کے ضامن نہیں ہیں تو عبوری حکومت کیسے قائم ہو سکے گی؟ روس نے ہرگز تسلیم نہیں کیا کہ میں عبوری حکومت کے لئے بات چیت کے لئے بھی تیار ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ اسی معاہدے میں اس نے کہا ہے کہ میں اپنی کھپتی حکومت کی امداد جاری رکھ سکوں گا۔ جب وہ نجیب اللہ کی امداد جاری رکھنے کا اعلان کرتا ہے اور اپنے لئے تحفظ لیتا ہے تو کیا وہ عبوری حکومت کے لئے تیار ہو سکتا ہے؟ عبوری حکومت کے لئے اگر وہ تیار ہوتا تو وہ اس امداد کو جاری رکھنے کا تحفظ حاصل نہ کرتا۔ تو اس طرح حکومت نے عبوری حکومت کا صرف پیش بندی کے طور پر اور دل بھلانے کے طور پر معاہدے میں ذکر کر دیا ہے لیکن عملاً اس کی کوئی صورت ہمارے سامنے نہیں آسکے گی۔

مہاجرین کی باعزت واپسی کی ضمانت نہیں دی گئی

اس میں مہاجرین کی باعزت واپسی کا ذکر ہے لیکن وہ بھرا بالکل مبہم ہے کہ کیسی باعزت واپسی ہو گی جب نو مہینے وہاں فوج مسلط رہے گی اور نو مہینے کے بعد انخلاء ہو گا اور نجیب گورنمنٹ بھی وہاں براہمان رہے گی اور اسلحہ کے ڈھیر کے ڈھیر اس کے پاس آتے رہیں گے۔ تو ان حالات میں مہاجرین کی باعزت تحفظ کیسے ممکن ہے۔ اس نو مہینے سے پہلے اگر ہم یہ توقع رکھیں کہ مہاجرین وہاں جائیں تو یہ بہت بڑی زیادتی ہے ایک بھڑیئے کے سامنے ان کو پھینکا ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دینا اور ان سے کہنا کہ اب چلے جائیں۔

کیا یہ سب کسی سپر طاقت کی وجہ سے تھا؟

کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم نے اب تک سپر طاقتوں کے مفادات کی وجہ سے سب کچھ کیا؟ اس میں ایمان کا کوئی جذبہ نہیں تھا اس میں ہمارے موقف کی سچائی نہیں تھی جب ان کی ضرورت پوری ہو گئی اور انہوں نے ہمیں سنگل دے دیا ہم نصرت، ہجرت، جہاد، ایمان اور اخوت کی ساری باتوں کو پس پشت ڈال کر بیٹھ گئے اور ابھی معاہدہ کی سیاسی خشک نہیں ہوئی مگر ہم

استعمال نہیں کیا جائے گا (آرٹیکل نمبر ۲ دفعہ ۱۲) علاقوں کے اندر کیہوں یا اڈوں یا کسی طریقے سے ایسے افراد سیاسی، نسلی یا کسی اور قسم کے گروہ کی موجودگی انہیں پناہ دینے انہیں منظم کرنے، ان کی تربیت کرنے ان کی مالی معاونت کرنے، انہیں ساز و سامان بہم پہنچانے انہیں مسلح کرنے سے روکا جائے گا۔ (آرٹیکل نمبر ۲- دفعہ ۱۲)

امریکہ کہاں سے مدد کرے گا

یہ صورتحال ہے کہ جب بالکل ہمارے ہاتھ اور پاؤں بندھے ہوں گے تو امریکہ کہاں سے مدد کرے گا؟ اگر ہم فرض کر لیں کہ امریکہ پاکستان ہی کے ذریعے مدد کرے گا تو گویا ہم نے پہلے سے یہ طے کر لیا کہ خفیہ طور پر ہم اس معاہدے کی خلاف ورزی کریں گے کسی معاہدے پر کوئی شخص ہم نے ایسا نہیں دیکھا کہ دسٹھ کرتے وقت اس کی نیت یہ ہو کہ بظاہر تو میں دسٹھ کرتا ہوں لیکن اندر سے میں اس کی مخالفت کروں گا تو یہ ایک حیرت انگیز بات بن گئی ہے پھر جب ہم نے یہ معاہدہ کر لیا اب خفیہ مدد کریں یا نہ کریں روس واپٹا چائے گا اور دنیا بھر میں جھگڑے گا کہ حکومت پاکستان مداخلت کر رہی ہے اور وہ معاہدہ کی خلاف ورزی کر رہی ہے اور اسی کو ہمانہ بنا کر خدا نخواستہ ہم پر چڑھ دوڑنے کا جواز بنا سکے گا وہ دنیا کو ثبوت کے ساتھ نہیں باور کرا سکتا تھا اب تو وہ ثبوت کے ساتھ کہے گا کہ میں بے گناہ ہوں اور مجھے حق ہے کہ میں پاکستان کو جو چاہوں سزا دے دوں۔ تو پاکستان کو ہم نے ایسے خطرے میں ڈال دیا ہے اور اگر ہم اس خطرے سے الگ رہیں تو پھر جب امریکہ کی مدد وہاں بالکل نہیں پہنچ سکتی، امریکہ کی مدد نہیں پہنچ سکے گی اور روس کی حکومت کی مدد جاری رہے گی تو کیا ہم کھپتی حکومت سے آزادی حاصل کر سکیں گے؟ اور جب تک آزادی حاصل نہیں ہو گی تو کیا وہاں امن قائم ہو سکے گا؟ کیا وہاں خانہ جنگی ختم ہو جائے گی؟ اس معاہدے کی رو سے نہ تو خانہ جنگی ختم ہو گی نہ مہاجرین واپس جاسکیں گے، نہ اس کے شر اور فساد سے پاکستان محفوظ رہ سکے گا۔

ہم نے روس کو افغانستان میں بیٹھے رہنے کا تحفظ دے دیا۔

زیادہ سے زیادہ روسی افواج واپس چلی جائیں گی، میں سمجھتا ہوں کہ روسی افواج کو ہم نے تحفظ دے دیا ہے۔ روسی افواج نے اعلان کیا تھا کہ ہم ہر حالت میں واپس جائیں گے معاہدہ ہو یا نہ ہو۔ تو یہ ایک مثبت چیز جو بظاہر ہمیں معاہدہ میں نظر آ رہی ہے وہ روسی افواج کا انخلاء ہے۔ تو اس معاہدے کا اس انخلاء میں کوئی رول نہیں ہے ہم معاہدہ نہ بھی کرتے تو بھی روسی افواج واپس جاتیں مگر الٹا نقصان یہ ہوا کہ اقوام متحدہ نے اسلامی تنظیم نے اور تمام عالمی غیر جانبدار اور حریت پسند اقوام نے مطالبہ کیا تھا کہ مشروط طور پر روس واپس چلا جائے اور بلا تاخیر چلا جائے۔ ہم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ ہم نے روس کو ۹ مہینے کی سہولت دے دی اور ان کو تحفظ دے دیا کہ ۹ مہینے تک تو آپ وہاں بیٹھے رہیں گے۔ روسی فوج کے انخلاء کے لئے ۹ مہینے کی مدت کی کوئی فوجی ضرورت نہیں تھی، وہ ایک ہفتے کے اندر اندر وہاں سے فوج نکال

مولانا مسیح الحق

بالکل مختصر کرتا ہوں۔ دوسرا مقصد روس نے یہ حاصل کیا کہ انصار اور مجاہدین کے درمیان ایک بڑی محبت تھی اور لازوال اخوت کا رشتہ قائم ہو گیا تھا ان ساری محنتوں کو اس نے جو تاڑ کر لیا اور ایسے حالات میں ہمیں بکڑا کر دیا ہے کہ انصار اور مجاہدین کے درمیان خدا نخواستہ وہ محبت کہیں نفرت سے نہ بدل جائے۔

دوسرا معاہدہ تاشقند

الفرض میں مختصراً "اتنا عرض کروں گا،" تفصیلات کا شاید زیادہ وقت آپ نہیں دیں گے تو میں اس کو بد قسمتی سے پاکستان کے لئے ایک دوسرا معاہدہ تاشقند سمجھتا ہوں اور ہم نے جیتی ہوئی جنگ ہار دی اور وہ کبھی جو اللہ نے اسلام آباد کو دی تھی اس کا ایک بہترین سہری موقع جو اللہ نے ہمیں دیا، اس موقع کو ہم نے گنوا دیا اور اس معاہدہ میں پاکستان سراسر گھائے میں رہے گا اور اس کی دلیل ایک یہ ہے کہ جو وطن دشمن قوتیں جو روس کی یہاں ایجنٹ قوتیں ہیں، وہ اس معاہدے پر شادی نے بجا رہی ہیں آج ایک بڑے لیڈر کا جو روس کا ہمنوا ہے اور جو مجاہدین کو افغان بھگوڑے کہتا ہے اس نے چیخ کر کل پریس کانفرنس میں لعنت طاعت کی ہے کہ یہ افغان بھگوڑے او جڑی یکپ میں کیا کر رہے تھے اور یہ قہادہ تھا۔ اس نے کہا ہے کہ ہم معاہدے پر جشن منائیں گے۔ جس معاہدے پر ولی خان اور اس کے ہمنوا جشن منانے کا اعلان کریں اس سے یہ بات واضح ہے اور گواہ ہے کہ اس معاہدے سے پاکستان اور مجاہدین کو سراسر نقصان ہی نقصان ہو گا۔ شکریہ!

آج سے چھ رہے ہیں کہ مجاہدین واپس چلے جائیں جبکہ آج بھی وہاں تو ہیں چل رہی ہیں آج بھی وہاں بمباری ہو رہی ہے آج بھی مجاہدین اور روس کی لڑائی جاری ہے، آپ اس آگ اور خون کے طوفان میں مجاہدین کو کیسے بھیجے ہیں کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہو گا کہ ہم نے جتنی بھی نیک نای اور دنیا بھر میں شہرت حاصل کی تھی، اس کو ہم نے بلاوجہ ایک بڑی طاقت کے اشارے پر گنوا دیا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ مجاہدین کی بغلوت واپسی کا اس معاہدے میں کوئی بھی انتظام نہیں ہے۔

مذاکرات سے روس نے اپنے مقاصد حاصل کر لئے

اسلام آباد اور کابل کے درمیان اس معاہدے کو محدود کر کے روس نے وہ مقاصد حاصل کئے جو دس سال تک وہ مستقبل جنگ میں حاصل نہیں کر سکا تھا۔ اس نے مذاکرات کی میز پر اور اس جینوا معاہدہ کی شکل میں وہ مقاصد حاصل کر لئے جو جنگی قوت، ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں اور میزائلوں سے اس نے حاصل نہیں کیے تھے اس کو کیا فائدہ ہوا؟ ایک تو یہ کہ اس نے دنیا کو یہ باور کرایا کہ یہ بین الاقوامی تنازعہ نہیں تھا بلکہ یہ دو پڑوسی ملکوں کا جھگڑا تھا اور ان دو پڑوسیوں کی میں نے بانٹھ لیا ہے اور خواہ خواہ لوگ چھ رہے تھے کہ روس نے ظلم کیا۔ روس نے کہا کہ میں نے تو امن قائم کرایا ہے میں تو اس کا دیوتا ہوں۔

جناب چیئرمین

مولانا اب کچھ رہنمائی شروع ہوا ہے تو اگر آپ اپنی تقریر کو مختصر کریں۔

مہناج السنین شرح جامع السنین

امام ترمذی کی کتاب تفسیر شریفی کی تالیف جامع اور مختصر شرح۔ درس تدریس کے لئے بنیادیت کا راہ۔
مؤتمر المصنفین کی ایک قیمتی اور نادر پیشکش۔ علامہ مولانا محمد رفیع مدنی مدظلہ العالی کی تالیف جامع السنین شرح۔

ہدایۃ القاری شرح صحیح البخاری

انظم حضرت مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی دارالعلوم دہلی شریف کی قدیم مسموطہ شرح
ادامانی اکابر سے زیر بحث مسئلہ برہان حنفی کا خلاصہ مختصر اور جامع شرح جلد اول صحیح بخاری کی کتاب العلم

پر مشتمل ہے۔

مؤتمر المصنفین

مؤتمر المصنفین

دارالعلوم حنفیہ اکوڑہ خٹک ضلع ٹانہ پاکستان